دارُالاِفتاء یوکے

از قلم: مفتی محمد قاسم ضیاء القادری

حق خطیب کے شیخ آسرار سے تنازع پر فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو عامل یا صاحبِ روحانی طاقت ظاہر کرے، سوشل میڈیا پر پھونک مار کر بیماریوں سے شفا دینے کے مناظر دکھائے، قرآن، کلمہ بھی صحیح طور پر ادا نہ کر سکتا ہو، ختمِ نبوت جیسے مقدس عنوانات اور کانفرنسوں کو اپنی تشہیر اور مالی مفاد کے لیے استعمال کرے اور جب اہلِ علم کی طرف سے اس کے دعووں پر شرعی و عملی چیلنج دیا جائے تو وہ راہِ فرار اختیار کرے تو شرعاً اس شخص کی کیا حیثیت ہے؟ اور کیا اہلِ سنت کے علما کا اس کے خلاف خبر دار کرنا درست ہے؟ سائل عادل برمنگھم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جو شخص مذکورہ بالا اوصاف رکھتا ہو وہ شرعاً جعلی عامل، شعبدہ باز اور دین فروش ہے۔ اس کے دم، پھونک، علاج اور دعوؤں پر اعتماد کرنا ناجائز اور گناہ ہے اور عوام الناس پر لازم ہے کہ ایسے شخص سے اجتناب کریں اور دوسروں کو اس کے فریب سے آگاہ کریں۔ علمائے اہلِ سنت کا ایسے شخص کے خلاف کھل کر بات کرنا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے زمرے میں آتا ہے اور قابلِ تائید و تحسین ہے۔

کیونکہ **پہلی بات** تو یہ ہے شفا دینا اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝۸۰ (پارہ:19، 26-الشعراء:80)

ترجمہ: (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا) اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

لہٰذا شفا کو اپنی ذات، ہاتھ یا پھونک سے لازم و قطعی طور پر منسوب کرنا شرعاً باطل اور گمراہ کن دعویٰ ہے۔

اور **دوسری بات** کہ جھوٹے دعوؤں اور شعبدہ بازی پر سخت وعیدات احادیث میں موجود ہیں؛ جیسا کہ آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَشَبَّعَ بِمَا لَمْ يَنَلْ، فَهُوَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

ترجمہ: جو شخص ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس نے حاصل نہ کی ہو، وہ اس شخص کی مانند ہے جو جھوٹ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہو۔

(مسندِ امام احمد، جلد:14، صفحہ:143، حدیث:24593، الناشر: مؤسسۃ الرسالہ)

یہ حدیث ہر اس شخص پر صادق آتی ہے جو کرامت، شفا یا روحانی طاقت کا جھوٹا دعویٰ کرے۔

تیسری بات یہ کہ دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا٘ (پارہ:1، 2-البقرہ:41)

ترجمہ: اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ وصول کرو۔

رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَهُوَ فِي النَّارِ

ترجمہ: جو شخص علم اس لیے حاصل کرے کہ علما سے مقابلہ کرے، یا جاہلوں سے جھگڑے، یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے، اللہ اسے جہنم میں داخل فرمائے گا۔

(سنن ابن ماجہ، ابوابُ السنہ، صفحہ: 170، حدیث: 253، الناشر: دار الرسالۃ العالمیۃ)

جب علم کے بارے میں یہ وعید ہے تو دین، روحانیت اور ختمِ نبوت کو محض پیسہ کمانے کے لیے استعمال کرنا بدرجۂ اولیٰ حرام ہے۔

چوتھی بات یہ کہ جھوٹے عامل اور کہانت (جادو / شعبدہ) کا شرعی حکم حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَتَی کَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا، فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

ترجمہ: جو شخص کسی کاہن یا غیب بتانے والے کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے، اس نے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل کردہ دین کا انکار کیا۔

(مسندِ امام احمد، جلد: 15، صفحہ: 331، حدیث: 9536، الناشر: مؤسسۃ الرسالہ)

فقہا نے واضح کیا ہے کہ ہر وہ شخص جو غیر ثابت روحانی طاقت، غیبی اثر یا غیر فطری شفا کا دعویٰ کرے، وہ کاہن کے حکم میں داخل ہے اور اس کے پاس جانا کم از کم حرام ہے۔

اور ایسوں کے بارے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ

ترجمہ: آخری زمانے میں بڑے بڑے جھوٹے دجال پیدا ہوں گے، جو تمہارے

پاس ایسی باتیں اور روایتیں لائیں گے جو نہ تم نے پہلے کبھی سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادانے۔ پس تم ان سے بچتے رہنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:12، حدیث:7، الناشر: دار احیاء التراث العربی- بیروت)

بیماریوں سے شفا دینے کا دعویٰ کرے اور اس کے مناظر سوشل میڈیا پر دکھائے، سوشل میڈیا پر دکھائے جانے والے ڈرامائی شفا کے مناظر اسی حدیث کی عملی تصویر ہیں۔ اور ختمِ نبوت کو دنیاوی مفاد کے لیے استعمال کرنا ناجائز ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے: وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ (پارہ:1،2-البقرہ:42)

ترجمہ: اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ۔

لہٰذا اگر ختمِ نبوت کا مقصد پیسہ کمانا ہو تو وہ عمل بھی حرام ہو گا، چاہے نام کتنا ہی مقدس کیوں نہ ہو۔

اور **پانچویں بات** یہ کہ علما کا ایسے شخص کا رد کرنا واجب ہے: نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلدِّینُ النَّصِیحَۃ **ترجمہ:** دین سراسر خیر خواہی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، جلد:1، صفحہ:74، حدیث:55، الناشر: دار احیاء التراث العربی)

جعلی عامل کے خلاف بولنا غیبت نہیں بلکہ نصیحتِ عامہ ہے جیسا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں، مثلاً: فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد:24، صفحہ:358)

اور ایسے ہی پیروں کے بارے امت کو خبر دار کیا گیا تھا؛ جیسا کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّمَا اَخَافُ عَلَى اُمَّتِي الاَئِمَّةَ المُضِلِّين

ترجمہ: مجھے اپنی اُمّت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا ہے۔

(سنن الترمذی، ابواب الفتن، جلد:4، صفحہ:504، حدیث:2229، الناشر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی-مصر)

ایسے لوگوں سے عوام کو خبردار کرنا عین سنت اور امت کی خیر خواہی ہے۔ اور باطل دعوؤں پر دلیل طلب کرنا سنتِ انبیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ انبیا کے اقوال کو قرآن میں بیان فرماتے ہوئے فرماتا ہے: قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾

(پارہ:1،2-البقرہ:111)

ترجمہ: تم فرمادو: اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔

جو شخص حق پر ہو وہ دلیل سے بھاگتا نہیں، تحقیق سے نہیں ڈرتا اور اہلِ علم کے سوالات کا سامنا کرتا ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کی ہر محفل سے اجتناب ضروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُه اَعْلَم وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

كتبـــــــــه

ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری

Date:01-01-2026

+447448697754
Mufti Qasim zia al Qadri
ISLAMIC RESEARCH CENTER
FARMCOTE ROAD B33 9LU